بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقش آغاز

پاکستان کے ثقہ دینی حلقوں اور بعض مقتدر رہنماؤں کی طرف سے دبی زبان میں سہی مگر مختلف وقفوں سے یہ آواز اٹھ رہی ہے کہ پاکستان کے ایک اہم کلیدی منصب سے مرزا غلام احمد قادیانی متنبی کذاب کے پوتے مسٹر ایم ایم احمد کو برطرف کر دیا جائے وہ کافی عرصہ سے نہ صرف صدر محترم کے اقتصادی مشیر ہیں بلکہ اقتصادیات کا سیاہ و سفید بھی ان کے ہاتھ میں ہے۔ اگر ایسے اہم منصب پر ان کا تقرر ان کی "اعلیٰ قابلیت" اور "فنی مہارت" کی وجہ سے ہے تو اس قابلیت کا خمیازہ پورے ملک کو اس شدید بحران کی شکل میں بھگتنا پڑ رہا ہے۔ جو اصلاً اقتصادی ناہمواری اور عدم توازن کی پیداوار ہے۔ یہی چیز مشرقی و مغربی صوبوں میں نفرت اور دوری کا باعث بنی اور ہمیں ذاتی طور پر معلوم ہے کہ پچھلے دو ایک سال سے مشرقی خطہ کا ایک اہم سنجیدہ طبقہ اس کا ذمہ دار ایم ایم احمد کو ٹھہرا رہا تھا۔ یہ معاملہ عام مسلمانوں کی طرح دینی تقاضوں کی بناء پر ہمارے لئے بھی مدت سے لمحۂ فکریہ بنا ہوا ہے۔ مگر ملک جس نازک ترین حالات سے دوچار ہے ہم نہیں چاہتے کہ ایسی کوئی بات مزید پریشانیوں کا سبب بن جائے۔ ہمیں قومی یکجہتی، اور ملکی سالمیت بے حد عزیز ہے۔ ہم ایسے نازک لمحات میں حکومت اور رعایا کے درمیان مکمل اتحاد و اعتماد کی فضاء برقرار رکھنا چاہتے ہیں۔ مگر جب ہم دیکھتے ہیں کہ یہ مسئلہ دن بدن الجھتا جا رہا ہے۔ اور مارشل لاء کے آہنی حصار کے باوجود، ایم ایم احمد پر قاتلانہ حملہ کے بعد کئی ایسی باتیں کچھ تخمینوں اور کچھ قرائن و آثار کی بناء پر مسلمانوں میں پھیل رہی ہیں جس سے باہمی اعتماد مجروح اور پیمانۂ صبر لبریز ہو سکتا ہے۔۔۔ تو دینی مسئولیت کے علاوہ ملک اور ارباب حکومت کی خیر خواہی ہمیں مجبور کرتی ہے کہ اس معاملہ میں براہ راست صدر محترم تک اپنے گذارشات پہنچائیں، ایسے حالات میں کہ سرحدات پر دشمن کی افواج جمع ہوں۔ اگر شبہات اندر ہی اندر پھلتے پھولتے رہیں اور صدر محترم کو "سب ٹھیک ہے" کے دائرہ میں رکھ کر عوام بالخصوص دینی و اسلامی حلقوں کی بے چینی سے بے خبر رکھا جائے تو نتیجہ ملک و ملت کے حق میں بہتر نہیں ہو سکتا۔

ایم ایم احمد صاحب پر قاتلانہ حملہ ہوا اور کوئی سنجیدہ اور حقیقت پسند شخص اس انتہائی اقدام کی تحسین نہیں کرے گا۔ ملزم گرفتار ہوا۔ ایم ایم احمد کی نزاعی شخصیت کی وجہ سے فطری طور پر